سوال

(125)اہل بیت کوزکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درباب جواز اخذ زکوٰۃ وصدقات اہل بیت راا گرحدیثے دریں باب آمدہ باشد عنائت فرمائیندہ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح بادکہ درباب جواز اخذ زکوٰۃ اہل بیت کدامی حدیث صحیح یا ضعیف نیامدہ بلکہ از احادیث صحیحہ واقوال محدثین ممانعت معلوم مے شود آرے فقہاء حنفیہ در جواز اخذ زکوٰۃ اہل بیت رادریں زمان رداداشتہا اندو گفتہ اند کہ دراں زمان کہ خمس کجا است اگر گیرند روا باشد وایں قول صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است ودیگر ائمہ ثلاثہ حرام مے گویند چنانچہ از احادیث ثابت مے شود۔ واللہ اعلم بالصواب

(حررہ السید عبدالحفیظ عفی عنہ) (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق:...فی الواقع کوئی حدیث صحیح یا ضعیف ایسی نہیں آئی ہے، جس سے اہل بیت کےلیے اخذ زکوٰۃ کا جواز ثابت ہو، بلکہ احادیث سے صاف صاف یہی ثابت ہے کہ اہل بیت پر زکوٰۃ حرام ہے، اور علامہ ابو طالب اور ابن قدامہ اور ابن رسلان نے اس حرمت پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے، یعنی یہ کہا ہے کہ تمام علماء کے نزدیک بالاتفاق اہل بیت پر زکوٰۃ حرام ہے، سبل السلام میں ہے :

((وکذا ادعی الاجماع علیٰ حرمتہا علی الہ ابو طالب وابن قدامہ))

اور نیل الاوطار میں ہے :

((وکذا حکی الاجماع ابن رسلان))

مگر ابو عصمہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اس زمانہ میں بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا، اوران کو لینا جائز ہے، اور اسی روایت کی بنا پر بعض متاخرین حنفیہ نے فتویٰ دیا ہے کہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینا درست ہے، لیکن اب عصمۃ کی روایت احادیث صحیحہ کے صریح خلاف ہے، ایک نہیں بہت سی حدیثیں اس روایت کو رد کرتی ہیں، اور عندالحنفیہ بھی اس روایت پر فتویٰ نہیں ہے، کیونکہ یہ روایت ظاہر الذہب اور ظاہر الروایات کے خلاف ہے، رسائل الارکان میں ہے :

((ولا یجوز صرف الزکوٰۃ الی بنی ہاشم لما مر وعن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمرۃ الصدقات فجعلہا فی فیہ فقال رسول اللہ ﷺ کخ کخ ارم بہا اما علمت انا لا تحل لنا الصدقۃ رواہ الشیخان وفی الباب احادیث کثیرۃ لا بعد ان یدعی تواتر معنا ہادفی فتح القدیر روی ابو عصمۃ عن ابی حنیفۃ انہ یجوز فی ہذا الزمان صرف الزکوٰۃ الی بنی ہاشم وان کان ممتنعاً فی ذالک الزمان الظہور شدۃ الحاجۃ فیہم لا یعطیہم احد صلۃ وقد افتی بعض المتاخرین بہذہ الروایۃ وہذا کلہ خطاء وغلط لانہ مخالف للنصوص القاطعۃ انتہیٰ))

اور بحر الرائق میں ہے :

((اطلق الحاکم فی بنی ہاشم ولم یصرح بزمان ولا بشخص للاشارۃ الی رد روایۃ ابی عصمۃ عن الامام انہ یجوز الیٰ بنی ہاشم فی زمانہ وللاشارۃ الیٰ رو الروایۃ بان الہاشمی یجوز لہ ان یدفع زکوۃ الیٰ مثلہہ لان ظاہر الروایۃ الطلاق المنع انتہیٰ))

الحاصل بنی ہاشم سے زکوۃ لینا جائز نہیں ہے، کسی حدیث سے اس کا جواز ثابت نہیں، یہ مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور تمام ائمہ دین کا اور عند الحنفیہ بھی یہی مفتی بہ اور ظاہر المذہب اور ظاہر الروایت ہے، ہاں زکوۃ کے سوا نفل صدقات کی نسبت علماء کا اختلاف ہے، بعض اہل علم کے نزدیک نفی صدقات بھی بنو ہاشم پر حرام ہیں، اور اکثر حنفیہ کے نزدیک جائز ہے، اور حنابلہ اور شافعیہ کے نزدیک بھی علی القول الصحیح جائز ہے، سبل السلام میں ہے :

((وقد ذہب طائفۃ الیٰ تحریم صدقۃ النفل ایضاً علی الاول واخرناہٗ فی حواشی ضوء النہار لعموم الاولۃ))

اور نیل الاوطار میں ہے :

((واما آل النبی ﷺ فقال اکثر الحنفیۃ وہو المصح عن الشافعیۃ والحنابلۃ انہا تجوز لہم صدقۃ التطوع دون الفرض قالوا الان الحرم علیھم انما ہوا اوساخ الناس وذالک ہو الزکوۃ المفروضۃ لا صدقۃ التطوع وقال فی البحرانہ خصص صدقۃ التطوع القیاس علی الہبۃ والہدیۃ والوقف وقال ابو یوسف وابو العباس انہا تحریم علیھم کصدقۃ الفرض لان الدلیل لم یفصل انتہیٰ))

اور فتح الباری میں ہے :

((وثبت عن النبی ﷺ الصدقۃ اوساخ الناس کما رواہٗ مسلم ویؤخذ من ہذا جواز التطوع دون الفرض انتہیٰ))

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم ۔ (کتبہٗ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہٗ) (فتاویٰ نذیریہ ص ۴۸۷ جلد نمبر ۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 251-253

محدث فتویٰ